پنڈت من پھول: انجمن پنجاب اور وسط ایشیا کی تاریخی مہم کا ایک ممتاز کردار

ڈاکٹر تبسم کاشمیری

Pundit Manphool the famous figure of the Anjumen e Punjab ,Lahore was considered one of the best administrative officer in the second half of the nineteenth century's Punjab. In the formation of the Anjumen and during its operations he always did his best. He had specialized in politics, trade and political turmoil of Central Asia . Because of his specialization in this field , Manphool along with Azad and Munshi Faiz Bukhsh was selected for an information adventure to Central Asia in 1865. In this paper we will discuss this secret mission ,Manphool's report on central asian's affairs. Here we are also producing highly rare and valuable material on his life

انیسویں صدی کے نصف آخر کے پنجاب میں ہم کچھ ایسی شخصیات کے اذکار پڑھتے ہیں کہ جنہوں نے اس دور کی انتظامی، سماجی، تہذیبی اور تعلیمی زندگی میں گراں قدر خدمات انجام دی تھیں۔ ان تمام نامور شخصیات کا کسی نہ کسی شکل میں ''انجمن پنجاب'' سے بھی گہرا تعلق تھا۔ دراصل انیسویں صدی کے نصف آخر میں پنجاب کی تمام تر علمی، تعلیمی اور تہذیبی سرگرمیوں کا محور انجمن پنجاب ہی تھی۔ ڈاکٹر لائٹنر کی صدارت میں انجمن پنجاب نے لاہور کے علمی ماحول میں ایک بھرپور فضا قائم کر دی تھی جس کے باعث نئے علوم وفنون اور سائنسی روشنی کے بارے میں معلومات انجمن کے ہفتہ وار اور خصوصی اجلاس میں مہیا کی جاتی تھیں اور یوں انجمن تیزی کے ساتھ ایک مینارۂ نور کی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں جو شخصیات لاہور کے علمی افق پر نمودار ہوئیں ان میں ڈاکٹر عبدالرحیم خان، برکت علی خان، محمد حسین آزاد، مولوی کریم الدین، کرنل ہالرائیڈ، جج محمد لطیف، منشی محمد عظیم، پیارے لال آشوب، منشی ہرسکھ رائے، محمد حیات خان، لیفٹیننٹ

گورنر ڈونلڈ میکلوڈ، نواب غلام حبیب سبحانی، بابو نوبین چندر رائے، منشی محمد لطیف اور نواب عبدالمجید سدوزئی قابل ذکر ہیں۔ ان شخصیات میں ایک اور اہم نام پنڈت من پھول کا بھی ہے۔

اردو ادب کی دنیا میں پنڈت من پھول کا نام اس لیے محفوظ رہ گیا ہے کہ انہوں نے انجمن پنجاب کی تاسیس میں لائٹنر اور حکومت پنجاب کی خصوصی طور پر مدد کی تھی اور وہ انجمن کی علمی سرگرمیوں میں تادم آخر مصروف رہے تھے۔ ۱۸۶۵ء میں جب پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر ڈونلڈ میکلوڈ کی ہدایت پر ڈاکٹر لائٹنر نے انجمن پنجاب کا کام شروع کیا تو اس وقت انجمن کے پاس دفتر کے لیے کوئی عمارت موجود نہ تھی۔ چنانچہ انجمن کا پہلا جلسہ سکھ سبھا لاہور کے دفتر میں ہوا اور مستقبل کے لیے سکھ سبھا کی عمارت ہی انجمن کا دفتر قرار پائی اور یہ سارا اہتمام پنڈت من پھول کی سعی سے ممکن ہو سکا تھا۔ موصوف کو سکھ سبھا کے بانیوں میں سمجھا جاتا تھا۔ انجمن کا پہلا جلسہ ۲۱/جنوری ۱۸۶۵ء کو منعقد ہوا تھا اور اس جلسہ کی صدارت کے فرائض پنڈت من پھول نے انجام دیے تھے اور انجمن کے صدر ڈاکٹر لائٹنر منتخب ہوئے تھے۔

پنڈت من پھول کون تھے؟ کیا تھے؟ لاہور سے ان کا کیا تعلق تھا؟ اس قسم کی باتوں کے بارے میں ہماری معلومات اب تک نہ ہونے کے برابر ہیں ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ انیسویں صدی کے لاہور میں وہ ایک ممتاز شخصیت تھے۔

یہ ۱۸۴۶ء کا زمانہ تھا جب سکھوں کی شکست کے بعد انگریز پنجاب پر اپنا تسلط قائم کر چکے تھے۔ اس دور میں برطانوی حکمران اس وسیع خطے کے انتظامی معاملات میں مصروف تھے اور انھیں قابل افسروں کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اسی ضرورت کے تحت جان لارنس نے دلی کالج کے معروف پرنسپل ٹیلر سے درخواست کی تھی کہ دلی کالج کے کسی لائق طالب علم کی خدمات پنجاب کے لیے مہیا کی جائیں۔ پرنسپل ٹیلر کی نظر انتخاب من پھول پر پڑی۔ من پھول عربی، فارسی، شاستری اور انگریزی زبان میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے اور برطانوی سرکار کی انتظامی خدمات کے لیے بہت موزوں انسان تھے۔ اس لیے وہ پنجاب حکومت کی انتظامیہ کے افسر مقرر کر دیے گئے اور رفتہ رفتہ اس میدان میں ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ۱۸۴۹ء میں الحاق پنجاب کے بعد انتظامی بورڈ میں وہ مترجم مقرر ہوئے اور ۱۸۵۷ء کے بعد فارسی اور انگلش زبان پر عبور رکھنے کے سبب ان کو میر منشی بنا دیا گیا۔ پنجاب کے مختلف علاقوں میں کام کرتے ہوئے انھوں نے انتظامی معاملات میں وسیع تجربہ حاصل کیا تھا اور ان کے تجربے سے پنجاب سرکار اکثر فائدہ اٹھاتی رہتی تھی اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس معاملہ میں کوئی دوسرا دیسی افسر ان کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

پنڈت من پھول کو نہ صرف پنجاب کے انتظامی معاملات بلکہ اس دور کے خارجہ معاملات پر بھی قدرت حاصل تھی۔ وہ وسط ایشیا اور چینی ترکستان کے بارے میں وسیع معلومات اور تجربہ رکھتے تھے۔ ان خطوں کی سیاست، روسی اثرات کے غلبہ اور ان علاقوں کے ساتھ ہندوستان کی تجارت کے متعلق بھی وہ وافر علم رکھتے تھے۔ مسٹر ڈیوس کی پنجاب ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت ۶۳-۱۸۶۲ء میں لکھے گئے وسط ایشیا کے حالات پنڈت من پھول کی محنت کا نتیجہ تھے۔ ۱۸۶۵ء کے آس پاس ہندوستان میں برطانوی سرکار اور خود لندن سرکار وسط ایشیا کے سیاسی حالات سے شدید پریشان ہو رہی تھی اور اس بات کا خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ روسی فوجیں وسط ایشیا کو فتح کرتے ہوئے پنجاب اور سندھ کے میدانوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں اور ان کا مقصد ان

علاقوں کی کپاس کو روس لے کر جاتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب برطانوی سرکار Russo Phobia کا شکار ہو چکی تھی اور ان معاملات پر مستند معلومات کے حصول کے لیے چند لائق لوگوں پر مشتمل ایک مہم اس علاقے میں بھیج کر اصل حقائق تک پہنچنے کے لیے بے چین ہو رہی تھی۔ کلکتہ کی مرکزی حکومت نے پنجاب حکومت کو حکم دیا تھا کہ اس مقصد کے لیے مہم کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر ڈونلڈ میکلوڈ نے چند لوگوں کا انتخاب کیا تھا ان میں پنڈت من پھول سرفہرست تھے۔ ان کے انتخاب کی وجہ چینی ترکستان اور وسط ایشیا کے حالات پر ان کی گہری نظر تھی اور برطانوی سرکار ان کی صلاحیتوں کی معترف تھی۔ اس مہم میں ان کو نگران بنایا گیا تھا اور ان کے ساتھ محمد حسین آزاد اور منشی فیض بخش بھی شریک تھے۔ آزاد اور فیض بخش نے وسط ایشیا پر رپورٹیں لکھنی تھیں اس لیے انہوں نے ان علاقوں کا سفر کیا تھا جہاں ان کو ازبس خطرناک حالات سے گزرنا پڑا تھا مگر پنڈت من پھول بدخشاں تک محدود رہے تھے۔ امیر بدخشاں نے ان کو حالات اور خطرات کے سبب وسط ایشیا میں جانے سے روک دیا تھا۔ شاید پنڈت من پھول نے اسی میں عافیت سمجھی ہوگی اور یوں بدخشاں ان کے لیے گوشہ عافیت بن گیا ہوگا۔ بعد از اں مہم کے خاتمہ پر آزاد اور فیض بخش نے پنڈت من پھول کی معیت میں واپسی کا سفر کیا تھا۔ ہندوستان پہنچنے کے لیے ان کو چترال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں اور گلیشیر لواری سے گزرنا پڑا تھا۔ اس کے بعد دیر کی دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کر کے وہ سرحد کے شہروں سے گزرتے ہوئے لاہور پہنچے تھے۔ واپسی پر پنڈت من پھول نے اس طویل اور انتہائی تکلیف دہ مہم کی ایک رپورٹ مرتب کر کے حکومت کو پیش کی تھی۔ جس پر ان کو انعام اکرام سے نوازا گیا تھا۔

یہ رپورٹ خفیہ تھی اس لیے مدتوں پنجاب آرکائیوز میں بند رہی تھی۔ میری فرمائش پر آرکائیوز کے ڈپٹی ڈائریکٹر عباس چغتائی صاحب نے بالآخر اس رپورٹ کو تلاش کیا، اس میں پوری مہم کی دستاویزات جمع ہیں اور اس میں من پھول کی رپورٹ بھی شامل ہے۔ اس تاریخی رپورٹ کا اصل متن ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

Memorandum/ Report of Pandit Manphul,1865-67

Memo

I left Murree in the beginning of August 1865, with instructions to travel up to Badakhsh'an and send my assistants Ghulam Rubani and Bahauddin on to Bukhara and Khujand to collect the information called by H R the Viceroy regarding Russian affairs in Central Asia.

The Secretary had furnished me with recommendatory letters to the Amir Sherdil of Kabul and the Mir of Badakhsh'an, and Parwanah to certain merchants of Peshawar, insisting them to assist me on my journey, at Abbottabad, Col J.R Becker, Commissioner, Peshawar also gave me Parwanahs to four merchants of that city and sent on the first letter to the Amir of Kabul.

Hence forward, I travelled incognito throughout my journey in the guise of a Mahajan (Hindu trader), after having at first starting given out that I was proceeding on sick leave to Kashmir ____a precaution to which under Divine Providence. I attribute much of the freedom from danger of detection. I enjoyed during my travels ____at Peshawar. I applied to only two of the merchants alone alluded to, my Bhai Atma Singh, Who already knew me, and Gul Muhammad Sethi, with whom I had no previous acquaintance; the former gave me orders and recommendatory letters to his .....agent at kabul, ...Tashkanghau (Khullam) and Bukhara, the latter offered me no assistance whatever, fearing lest the treasuries might transpire in Turkistan and his agents and dealings suffer thereby.

I arrived at Kabul on the 13th Sept 1865. Here I could make no use of the letter to the Amir he was away at kandhar, his young son Ibrahim Ali with Sardar Muhammad Rafik khan held the viceroyalty of Kabul. Sardar Abdul Rahman khan had returned from Bukhara and was making preparations to march with a force on that place.(the alarm that place has been added in the margin and Kabul has been double stricken instead), with the news of this advance had spread at the capital, so much disspirited and terrified my assistants, Bahauddin in particular ; that they at first made up their minds to

descent me and, "return to the Punjab". And it was only when I was ready to proceed on without them, that they followed to Lashkergah, where we separated on the 12 November 1865, I for Badakhshan and Ghulam Rabbani and Bahauddin for Bukhara, the former in the capacity of a trader having been furnished with merchandize to the value of about 4000 Rs. that I had purchased at Kabul and the latter, in that of a Talibul ilm (student)

I accompanied by Karmchand, the goldsimth, arrived at faizabad,the capital of Badakhshan by the Kunduz and Rustuk route, on the 24'November ./65. Here I first succeded in making friendship and exchanging turbans with the Mir's PrimeMinister (Mukhtar) Muhammed Nabi, who introduced me to his master Mir Jauhar Shah.

The Mir was much pleased to receive the first letter,I delivered to him, accepted the presents I made, during my stay in his country. He decreeted my friend the Mukhtar, to provide for my safety and comfort. In January 1866, I sent Karam Chand to bring news from Ghulam Rabbani and Bahauddin. Not hearing from any of them for a long time, and Badakhshan being distant from the caravan route to Bukhara.I determined to proceed upto Khokand through the latter country. But the Mir paving for my safety would not allow me to deport. I was consequently obliged against my will, though in accordance with the arrangement sanctioned by government to remain in Badakhshan, until the return of my assitants. Bahauddin who... on his own account .....to Chamcant, returned to me in July 1866, and Ghulam Rabbani and karamchand in September. Ghulam Rabbani had gone up so far as Taskhand and Karamchand as far as

Khokand accompained by Bahuauddin and Karamchand.I left Badakhashan in the begning of Oct 1866, After having seen several parts of that country, collected much information regarding Western and Eastern Turkistan, Kunduz, Badakhshan and etc. And made friends of almost all the great men in the state including the submirs____ Sulman Shah and Shahzada Hassan, young brothers of the Mir Muhammad Nabi khan of ……Mirza Jan of Gumbaz, Mir Ali Shah of Shahra-i-Buzurg, Muhammad Rahim Khan of Rajh, Muhammad Khan of Shijhlac and Fateh Mohammad Khan of Rushaa , Hak Nazar of Zebak and Mirza Arbab of Sanjlick are intimate with the Kafristan chiefs, and can arrange fora hindu …… merchants safe journey through that country.

I returned to Peshawar, on the 1st Nov/66, by the Chitral, the Lowari ,the Swat Valleys ……between Badakhshan and Chitral ,the Lowari between the latter and the Dir and the …..between Swat and Peshawer____Ghulam Rabbani returned by the Hindukush pass and Kabul.

The Mir of Chitral, who is subject to the Mir of Badakhshan supplied me with an escort throughout his territory. He is big desirous of cultivating friendly relations with the British Government.

اس سے پہلے ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ پنڈت من پھول کے بارے میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ اتفاق سے ہمیں ان کی سوانح کے بارے میں کچھ مفید مواد دستیاب ہوا ہے ان کا انتقال جنوری ۱۸۷۸ء میں بمقام لاہور ہوا تھا۔ انتقال کے فوراً بعد اخبار انجمن پنجاب کے ۱۱ جنوری ۱۸۷۸ء کے شمارے میں ایک تعزیتی نوٹ شائع ہوا تھا اور اس کے بعد ۱۸ جنوری کو

وفات حسرت آیات

(ا) کمال اندوہ و حسرت سے یہ خبر وحشت اثر درج
اخبار کی جاتی ہے کہ یوم چہار شنبہ دوم ماہ
حال کو لاہور کے ایک اعلیٰ رکن پنجاب کے ایک
نامور شخص اور ہندوستان کے نام آوروں میں سے
ایک جنکی ذات سے ہمارے ملک کو افتخار و
اعزاز تھا وفات پائی ہماری مراد فاضل اجل
قابل دیوان پنڈت من پھول صاحب بہادر

سی ایس آئی سے جنہوں نے وزارت کشمیر میں
تاریخ مذکور کو بعد پیرانہ سالی رحلت عالم جاودانی کو
ناپائدار دار الغرور سے [illegible] اختیار کی۔ اپنے پیارے
عزیزوں اور تمام دوستوں کو رنج دے گئے۔ دیوان
صاحب کی عمر ساٹھ سال سے کچھ ہی کم یا شاید زیادہ
ہوگی اور اگرچہ زمانہ سازگاری کرتا تو مدت تک ہم
ایسے مقتدر نامور شخص کی زندگی سے اور فائدہ
اوٹھا سکتے تھے۔ اسوقت ہجوم الم و اندوہ اتنا
تاب نہیں کہ اس نامور شخص کی وقائع عمری
ہم مفصل درج اخبار کریں لیکن آئندہ اخبار میں
ہم ان سوانح کو ہدیہ ناظرین کرینگے یہ سوانح
نہ صرف ایک فاضل اور کار آزمودہ شخص کے ہونگے
جو نہ صرف ایک عزیز شخص تھا بلکہ جسکی بھلی خوبیاں اکثر
اور واقعی بزرگی گورنمنٹ ملک کی وفادار رہی۔
سب سے جسکی تمام زندگی محنت کی زندگی ہے۔
محنت یہی وہ محنت کہ اوسکی روشن تقریر نے
گلشن کی آدمیوں میں یا مثل حاتق ہے اور جسکے
بابعد تاریخ کو تمام ملک تسلیم کرتا ہے۔ الله الله
پیدا وس شخص کا نسا علم پر قلم ناقص اور چشم پرنم
سے لکہ سب ہے [illegible] قابل قدر مقدمات اور بہت اوتو
شہرہ آفاق جو اطراف پنجاب بلکہ ہندوستان میں
پہیل گیا تہا اور جو اپنی سلیقہ شعاری تھا ان
وقائع کے سبب انگریزی اور دیسی سوسائٹی
میں قابل اعلیٰ درجہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور گو
ہم کو آج وہ جنت ہی سے ست گیا اور ہم [illegible]
نوحہ لکھنے بیٹھے ہیں!!!۔
دیوان میں پنڈت من موہن [illegible]

اور مخزن کمالات تھے جیسے انکی قابلیت عالی درجہ
درجہ کی تھی ویسی ہی شہرت سازگار ہوئے اور انکی
سعادت کی تھی۔ دنیا میں بالنصیب تھوڑے
ہم کہتے ہیں پنڈت من موہن سے ہوئے۔ اگر
نیک ایسے شخص کو خدا نے دنیا میں شہرت اور اولاد
دونوں سے مالا مال کیا تھا و نیز دنیا میں ایسے
ساتھ اولاد صالح دی۔ خدا کے فضل سے دیوان
صاحب کے چشم و چراغ ہیں صاحبزادے اس لائق ہیں
میں سب سے بڑے پنڈت نیز دیوان صاحب جو ریاست
جموں و کاشمیر میں عہدہ معزز پر ممتاز ہیں۔ دوسرے
پنڈت جیون داس صاحب جو نہایت قابل شخص ہیں اپنا
چہنگ [illegible] کمشنر ہیں تیسرے پنڈت
سورج بل صاحب جو ابھی بیرسٹری کا امتحان اعلیٰ درجہ کا
فضیلت پاس کر کے ولایت سے تشریف لائے
ہیں۔ تینوں صاحبزادے لائق ہیں۔
دیوان صاحب مرحوم کی اولاد [illegible]
انتظام کرتے ہیں انسے اولاد سعید و صالح سے
دیوان صاحب مرحوم کا نام ہمیشہ کے لئے مثل اوکے
اور زندہ نیکنامی کے قائم رہے گا۔

[illegible]

مشہور شخص ایک جگہ سرکاری کار ... [illegible]

[illegible]

مقرر ہوئے کہ اس عہدہ معتبرہ پر ... [illegible]

شخص مقرر ہوا تھا ... [illegible]

ا‌لیس کو ملیس ہوا۔

[illegible]

ملک میں کبھی نہ گئے تھے نہ کوئی مناسبت ان کی طبیعت
مقدمے کی آدمی کو وسط ایشیا و افغانستان وسط ایشیا سے
تھی۔ لیکن صحیح ہے دل شوق اور حیرت ...
کا موجب کا مضمون ہے۔ ...
شوق اور ہر دل کی باشندہ ہوئے ...
نیڈرٹ صاحب وسط ایشیا کے سیاحوں میں ...
و دو تو کے سفر اور مصیبت سے گھر بیٹھے ...

[illegible]

[illegible]

(Copy) 141

India Office,
London, 30th July, 1861

Political
No 123

His Excellency
The Right Honble
The Governor General of India
in Council

Sir,

1 The Letter of Your Excellency's Government in the Foreign Department No 77, of the 11th May last, with its Memorandum, on Gilgit and Chitral, and on their relations with Kashmir, has been laid before me in Council; and I approve your having directed your acknowledgement to be conveyed to its compiler, Pundit Munphool, of the Punjab Secretariat Office.

2 I much regret to observe that in Chitral, over which Rundeer Singh would seem to exercise some, though a modified, influence, the chiefs are represented as habitually selling their subjects into slavery in Turkestan, and trust that advantage will be taken of any fitting occasion to urge on the Maharajah the propriety

112

of exerting any influence he may possess over the Chiefs in question to discourage the detestable practice

I have &c.
(Sd) Stafford H. Northcote

No 962

Copy forwarded to the Government of the Punjab, for information and guidance, with reference to the letter from this Office, No 453, dated 31st April last.

Simla
Foreign Deptt
Political
The 31 August 1861

Charles Pardleston
Offg. Under Secy to the Govt of India

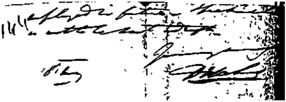

No. 404 100

From

T. H. [illegible], Esquire,

Secretary to Government, Punjab

and its Dependencies,

To

C. U. Aitchison, Esquire,

Offg. Secretary to Government of India,

Foreign Department.

Dated Lahore, 11th May, 1869

Political Department.

Sir,

In reply to the last paragraph of your letter No. 463, dated [illegible], I am directed to forward 10 more copies of Pundit Munphool's [illegible] upon Gilgit, Chitral, and the relations of those States with [illegible].

I have the honor to be,

Sir,

Your most obedient servant,

Secretary to Government, Punjab

1869.

FOREIGN DEPARTMENT

FROM

GOVERNMENT, PUNJAB.

Dated 11th May } No. 404-18[illegible]

Received }

[illegible]

Reply to No. 4[illegible], dated 24th [illegible] forwards 10 more copies of [illegible] Montgomery's Memorandum upon [illegible] Chitral, and the relations of these [illegible] with Kashmir